سوال

میری شادی کو سترہ برس ہوچکے ہیں میری بیوی کی نفسیاتی حالت خراب تھی اور وہ بہت پریشان تھی اسی حالت میں اس نے کئی بار طلاق کا مطالبہ کیا، چنانچہ میں نے بہت دفعہ اس کا علاج کرنے کی کوشش کی، بلکہ ایک بار تو بیوی نے بہت زیادہ گولیاں کھا کر خودکشی کرنے کی بھی کوشش کی چنانچہ میں نے اسے طلاق دے دی اور جب اس کی حالت بہتر ہوئی تو میں نے سترہ دن کے رجوع کرلیا، لیکن پھر دوسرے دن ہی اس نے طلاق کا مطالبہ کردیا لیکن میں نے طلاق نہ دی اور پھر مصر چلا گیا تاکہ پی ایچ ڈی کا امتحان دے سکوں اس نے میرے گھر والوں سے میرا ٹیلی فون نمبر حاصل کرنے کی کوشش کی اور نمبر حاصل کرکے مجھے میسج کیا کہ اگر تم نے طلاق کا اسٹام نہ بھیجا تو میں خودکشی کرلوں گی چنانچہ میں نے ایک جھوٹا میسج بھیجا اور اسے طلاق نہ دی مجھے خدشہ تھا کہ کہیں وہ موت کو گلے نہ لگا لے لیکن میں نے طلاق کی نیت نہ کی تھی، اور جب سعودیہ واپس آیا تو میں نے اس کے طلاق کے مطالبہ کی سنگینی کو محسوس کیا تو میں نے پورا ادراک کرتے ہوئے اسے کہا یہ دوسری بار ہے اور مجھے یہ بھی یقینی علم تھا کہ تجھے طلاق تجھے طلاق ایک ہی طلاق شمار ہوتی ہے جیسا کہ میرے اور عام لوگوں کے ذہن میں ہے اس واقعہ کو پچاسی یوم (85) گزر چکے ہیں، اللہ کی توفیق اور دوستوں کی کوششوں سے میں اس سے رجوع کرنا چاہتا ہوں، یہ علم میں رہے کہ اس نے مجھے بتایا ہے کہ تین حیض گزر چکے ہیں، یہ علم میں رہے کہ ہم ایک ہی جگہ ملازمت کرتے ہیں اور وہ ملازمت میں میرے ساتھ ہے، میں اس گھر کی حفاظت چاہتا ہوں اور خاص کر جب کہ اولاد جوان ہونے کے قریب ہے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

لکھنے سے طلاق واقع نہیں ہوجاتی بلکہ جب خاوند اس کی نیت کرے اور لکھے تو طلاق واقع ہوگی، اس لیے جب اس نے بیوی کی طلاق لکھی لیکن طلاق دینے کی نیت نہ کی ہو تو جمہور علما کرے ہاں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی

شیخ محمد بن ابراہیم اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے

اس کی تفصیل سوال نمبر (72291) کے جواب میں بیان ہوچکی ہے، اس لیے آپ نے جو میسج بھیجا تھا اس سے طلاق نہیں ہوئی؛ کیونکہ آپ نے طلاق کی نیت نہیں کی تھی

دوم:

خاوند کا اپنی بیوی کو کہنا: تجھے طلاق تجھے طلاق اور اس میں طلاق کی نیت بھی ہو تو یہ ایک طلاق شمار ہوتی ہے، بلکہ اس نے یہ الفاظ تاکید کے لیے بولے ہیں، یا پھر بیوی کو کلام سمجھانے کے لیے، آئمہ اربعہ کے ہاں اس سے صرف ایک ہی طلاق واقع ہوگی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (221/1).

اس بنا پر آپ کا اپنی بیوی کو تجھے طلاق تجھے طلاق کہنا جبکہ آپ کی نیت ایک ہی طلاق ہو تو اس سے ایک طلاق واقع ہوگی، تو اس طرح یہ دوسری طلاق ہوئی

اس لیے کہ اس کی عدت ختم ہوچکی ہے لہذا آپ کے لیے رجوع کرنا ممکن نہیں، لیکن آپ کے لیے نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس میں وہی شروط ہیں جو نکاح میں ہوتی ہیں یعنی عورت کی رضامندی اور گواہوں اور ولی کی موجودگی.... الخ

اس عقد نکاح کے ساتھ وہ آپ کی بیوی بن جائیگی لیکن آپ کے پاس صرف ایک ہی طلاق کا حق باقی رہے گا

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے گھر والوں اور بیوی کی پریشانی ختم کرنے میں اس کی مدد کریں اور اس کے اسباب تلاش کر کے اس کا علاج کرائیں، اور ایسے اسباب تلاش کریں جو اس میں ممد و معاون ہوں، یعنی شرح صدر اور راحت نفس وغیرہ

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

99970